

# اساتذہ واستانیوں سے چند ضروری گزارشات تعلیمی نظام کی بہتری کے لیے



﴿مؤلف﴾

محمد عبدالعزیز غازی

خطیب لال مسجد اسلام آباد

### ﴿مُلُحَّصَاتُ الْفَتْوَى﴾

نام کتاب	.....	اساتذہ اور استانیوں سے چند ضروری گزارشات
مؤلف	.....	حضرت مولانا محمد عبد العزیز غازی
طباعت اول	.....	جنوری 2014ء
تعداد	.....	1000
صفحات	.....	32
اصل قیمت	.....	
رعایتی قیمت	.....	
شعبہ نشر و اشاعت	.....	ادارہ احیاء العلوم لال مسجد و جامعہ سیدہ حفصہؓ اسلام آباد

### ﴿ملنے کا پتہ﴾

#### نوٹ: علماء کرام اور طلباء کے لیے خصوصی رعایت

☆	مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد 0333-5221278
☆	مکتبہ حسان غازی لال مسجد اسلام آباد 0301-5662734
☆	مکتبہ عائشہ چامعہ سیدہ حفصہؓ (مستورات کے لیے) 2-G/7 اسلام آباد
☆	مکتبہ ام عبد الرشید غازی شہید چامعہ سیدہ حفصہؓ (مستورات کے لیے)
☆	مکتبہ ابواسامہ غازی چامعہ عبد اللہ بن غازی روچان 0346-8401954
☆	مکتبہ علامہ عبد الرشید غازی شہید چامعہ سیدہ حفصہؓ 2-7/3-G-2828636 051-
☆	مکتبہ سیدنا حسنؓ سبیلی ڈیم روڈ، سیری چوک، بہارہ کبوا، اسلام آباد 0343-7351341
☆	مکتبہ علامہ عبد الرشید غازی شہید چامعہ سیدہ حفصہؓ بٹراڑ روڈ لدا اسلام آباد 0333-8554583
☆	کتاب خانہ رشیدینہ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی 051-5771798
☆	مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ رشیدینہ کبلی چوک راولپنڈی
☆	مکتبہ الحسن اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ بک لینڈ کالج روڈ ذلیقت باغ راولپنڈی
☆	اسٹاکسٹ: ☆ مکتبہ علامہ عبد الرشید غازی جی سیون تھری ٹو اسلام آباد
	رابطہ نمبر: 0331-5022392 / 0321-5180613

### ﴿استدعا﴾

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق صحیح پوری  
اعتیاد سے کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو مطلع فرما کر  
شکریہ کا موقع عنایت کریں۔

☆ شکریہ ☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ جو چیز تخلیق کرتے ہیں وہ ہر عیب سے پاک ہوتی ہیں سارا جہاں ملکر اس میں کوئی عیب یا نقص نہیں نکال سکتا جبکہ انسان اپنی پوری کوششوں کے باوجود جو چیز یا نظام ترتیب دیتا ہے اس میں یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اس میں کوئی کمی نہیں ہے۔

مدارس کا تعلیمی نصاب مجموعی لحاظ سے اچھا ہے اور اس کے اچھے اثرات مرتب ہو رہے ہیں لیکن کچھ اس میں کمزوریاں پائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے مکمل فائدہ حاصل نہیں ہو رہا ہے۔

(۱)..... صرف و نحو میں اجراء کم ہوتا ہے خارجی بحث زیادہ ہوتی ہے اس لئے طلباء و طالبات صرف و نحو میں کمزور ہوتے ہیں۔

(۲)..... عربی کی کئی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں اور اس میں اجراء نہیں ہوتا اس لئے طلباء و طالبات عربی بولنے میں کمزور ہوتے ہیں۔

(۳)..... قرآن وحدیث میں خارجی بحثوں، فقہی اختلافی بحثوں پر زیادہ وقت گزارا جاتا ہے اس لئے طلباء و طالبات قرآن وحدیث کے ترجمے میں کمزور ہوتے ہیں۔

(۴)..... اصول فقہ میں اجراء نہ ہونے کی وجہ اور اختلافی مباحث پر زیادہ وقت لگانے کی وجہ سے طلباء و طالبات اصول فقہ میں بہت کمزور ہوتے ہیں۔

(۵)..... فقہ میں خارجی بحثیں اور اختلافی مسائل پر زیادہ وقت گزارا جاتا ہے اس لئے طلباء و طالبات فقہ میں کمزور ہوتے ہیں۔

(۶)..... تجوید کے گھنٹوں میں زیادہ وقت قواعد کے پڑھانے میں گزارا جاتا ہے تلفظ اور لہجہ صحیح نہیں کرایا جاتا۔ اس لئے طلباء و طالبات قرآن مجید کو حد درشت مشق میں اچھے انداز میں پڑھنے سے قاصر ہیں۔

(۷)..... اخلاقیات پر توجہ بہت کم دی جاتی ہے اخلاقیات اور تزکیہ پر کوئی کتاب نصاب کا حصہ نہیں۔ طب بنوی ﷺ پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔

(۸)..... طلباء و طالبات اچھے انداز میں بیان کرنے اور مضامین لکھنے سے قاصر ہیں اسلئے عمومی طور پر مدارس میں اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دی جاتی۔

اس لئے تعلیمی نظام کی بہتری کے لئے چند گزارشات عرض کی جاتی ہیں۔



### اساتذہ اور استانیوں سے چند ضروری گزارشات

☆.....اپنے اندر اخلاص پیدا کریں، نیت کو ٹھیک کریں، سنتوں کا اہتمام کریں، عاجزی تو وضع اختیار کریں، اپنی عملی زندگی کو آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کے مطابق بنائیں آپ ﷺ کی صفات خمسہ کو اپنائیں جو کہ بخاری شریف کی ابتدائی حدیث مبارکہ میں موجود ہیں۔ اپنا نظام الاوقات بنائیں، طلباء و طالبات سے بھی نظام الاوقات بنوائیں، مطالعے سے قبل دو رکعات صلوٰۃ الحاجت کا اہتمام کریں، سبق میں جانے سے قبل ”صلوٰۃ الحاجت“ پڑھ لیں اور یہ دعا پڑھیں: ”اللہم

الہمنی رشدی واعدنی من شر نفسی“

☆.....سبق میں دوزانو بیٹھنے کا اہتمام کریں، سبق کے دوران قہقے اور زیادہ ہنسی مذاق سے بچیں، سبق میں زیادہ قیل قلنا کے بجائے نفس مضمون، نفس مسئلہ کی طرف توجہ دیں اور اسے خوب یاد کرائیں، جبریہ، قدریہ، معتزلہ، خوارج کی بحثوں کو انتہائی مختصر کریں، شوافع، حنابلہ، مالکیہ، کے ساتھ اختلافات کو انتہائی مختصر رکھیں۔

☆.....فقہ احادیث و قرآن میں جو تزکیہ کے مسائل ہیں ان کو خوب اجاگر کریں اور اخلاقِ رذیلہ کو خوب وضاحت سے بیان کر کے ان سے بچنے کی ترغیب دیں۔ حدیث اور قرآن کے اندر پھیلے ہوئے زندگی کے مختلف آداب کو وضاحت کے ساتھ کھول کر بیان کریں اخلاقِ حمیدہ خوب وضاحت کے ساتھ بیان کر کے ان کو اپنانے کی ترغیب دیں۔

☆.....قرآن میں جہاں اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان آئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں کو خوب کھول کر بیان کریں اس بارے میں میری کتاب ”اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نعمتیں“ (حصہ اول و دوم) سے استفادہ کر سکتے ہیں اور جہاں اللہ تبارک و تعالیٰ کی آیات (نشانوں) کا ذکر آئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی نشانوں کو خوب وضاحت سے بیان کریں اور میری کتاب ”اللہ تبارک و تعالیٰ کی

عظیم نشانیاں،’ و دیگر اس طرح کی کتابوں جیسے امام غزالی کی کتاب ’الحکمة فی مخلوقات اللہ‘ کا مطالعہ کر کے استفادہ کر سکتے ہیں۔ سبق کے آخر میں اگر وقت بچ جائے تو چند طلباء سے بیان و نظمیں سن لیا کریں اور سبق کے آخر میں کسی طالب علم یا طالبہ سے دعا کرا دیا کریں تاکہ تمام طلباء و طالبات میں بیان کرنے، اچھی نظمیں پڑھنے اور دعا کرنے کا سلیقہ آئے۔

☆.....قرآن پاک اور احادیث پاک میں ترغیب کی آیات اور احادیث پر خوب ترغیب چلے اور ترغیب کی آیات و احادیث پر خوب ترغیب چلے یعنی جہاں جنت کا بیان آئے تو اس کے خوب فضائل بیان کیے جائیں تاکہ جنت کا شوق پیدا ہو اور جہاں پر جہنم کا ذکر آئے تو وہاں پر جہنم کی خوب ہولناکیاں بیان کریں تاکہ جہنم کا ڈر پیدا ہو یا یہ اس لیے کریں تاکہ فکر آخرت پیدا ہو۔

☆.....سبق کے دوران جبریہ، قدریہ معتزلہ، خوارج، مرجئہ، کرامیہ، کے اختلافات کو مختصر کرتے ہوئے موجودہ باطل فرقوں یعنی ڈارون کا نظریہ ارتقاء، کال مارکس اور لینن کے نظریہ کمیونیزم اور کپیٹیلزم، یہودیت، نصرانیت، ہندو، سکھ، کے باطل نظریوں کو خوب کھول کر بیان کریں اس کے ساتھ قادیانیت، رافضیت وغیرہ اور دیگر فرق باطلہ کو خوب کھول کر بیان کریں اور طلباء میں سوال و جواب کے ذریعہ ان کے اعتراضات کے جوابات دیں۔ اس کے ساتھ موجودہ دور کے جو اعتراضات اسلامی نظام، اسلامی سزاؤں اور جہاد پر کئے جاتے ہیں ان کو بھی وضاحت کے ساتھ بیان کریں اور طلباء و طالبات کے درمیان فارغ وقت میں مختلف بحثیں کروائیں یعنی سوال و جواب کی محفلیں قائم کریں۔ قرآن مجید کی تفسیر کے لیے صفوۃ التفسیر کا مطالعہ کریں۔ اگر ہو سکے تو طلباء و طالبات کو درسا پڑھائیں۔

☆.....حدیث مبارکہ پڑھاتے ہوئے النظرۃ النعیم کو ضرور مطالعہ میں رکھیں۔ اور اس کے آخر میں جو فوائد ہیں ان کو ضرور بیان کریں مثلاً وضو، نماز کے فوائد وغیرہ۔

☆.....طلبہ اور طالبات کو علم انگو، علم الصرف ہر سال ایک بار ضرور ازبر کروائیں اور خود بھی ایک بار ان کتابوں کو دہرائیں۔ تزکیہ کے لیے چند کتابوں کا مطالعہ کریں۔ جیسے تنبیہ الغافلین، لاتحزن،

احیاء العلوم، الداء والدواء وغیرہ۔ سیرت پر مضامین لکھوائیں، فضائل پر بھی خوب توجہ دیں، آج کل عمومی طور پر مدارس فضائل پر بہت کم توجہ دیتے ہیں۔

☆..... جب سبق اچھا ہو جائے تو

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ عَدَدَ صِفَاتِكَ وَعَدَدَ  
مَخْلُوقَاتِكَ وَعَدَدَ اَوْزاقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ قَطْرَةِ الْبَحَارِ  
وَعَدَدَ ذَرَّاتِ جَمِيعِ الْمَجَرَّاتِ وَالسَّيَّارَاتِ وَالْاَرَاضِي

کہہ کر اور مختلف انداز میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

☆..... عزیمت کی راہوں پر چلنے والوں کی قربانیاں بیان کر کے طلباء کے عزائم کو بلند کریں۔ اسامہ بن لادن شہید، علامہ عبدالرشید غازی شہید وغیرہ۔

☆..... طلباء و طالبات سے عبارت ضرور پڑھوائیں اور طلباء سے پوچھیں کہ یہاں یہ لفظ کیوں مرفوع، منصوب و مجرور ہے اس کی مختصر ترکیب پوچھیں اور خود بھی عبارت کی تیاری کر کے جائیں۔  
☆..... خود بھی عربی میں بات کریں اور طلباء و طالبات کو ترغیب دیں کہ عربی بولنے سے آتی ہے۔  
☆..... فقہی کتابیں پڑھانے کے اندر انہی بحثوں کے جو جدید مسائل فتاویٰ کی کتابوں میں موجود ہوں ان کو ڈھونڈ کر ان جدید مسائل کو بیان کریں۔ اختلافی مسائل میں مفتی بہ قول کی صراحت کریں۔

☆..... کتاب البیوع کو اس طرح پڑھائیں کہ ہر باب میں موجودہ دور کے مسائل بھی ضرور ذکر کریں۔

☆..... احادیث میں جہاں آپ ﷺ کی سنتوں کا بیان آتا ہے تو سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس جو کہ چار جلدوں میں موجود ہے اور اس طرز کی دوسری کتابوں کا مطالعہ کر کے سنتوں کے جدید سائنس کی روشنی میں جو فوائد ہیں ان کو بیان کریں۔

☆..... سبق پڑھانے سے مقصد اپنی علمی دھاک بٹھانا اور واہ کرانا نہ ہو بلکہ طلباء و طالبات میں

استعداد بنانا ہو۔ اس لیے طلباء و طالبات کی سمجھ کے مطابق گفتگو کریں اور وقتاً فوقتاً بعض طلباء سے علیحدگی میں پوچھتے رہیں کہ میرے سبق کی کیفیت ٹھیک ہے۔ طلباء و طالبات مجموعی کیا رائے رکھتے ہیں۔ اگر کمی کو تاہی معلوم ہو تو اس کا ازالہ کریں۔

☆..... چھوٹی کتابوں میں کم از کم دس طلباء اور بڑی کتابوں میں مختلف لائنوں میں سے کم از کم پانچ طلباء سے گزشتہ سبق کو سننے کا اہتمام کریں۔

☆..... جامعہ کے انتظامی معاملات میں کوئی اختلاف ہو تو کو طلباء کے سامنے شکوہ شکایت میں پیش کرنا مناسب طریقہ ہے بلکہ اس کو نوٹ کر کے تحریراً متعلقہ شعبے کو پیش کریں یا مہتمم جامعہ کو پیش کریں۔ جو اچھی تجاویز تعلیمی یا انتظامی حوالے سے ذہنوں میں آئیں ان کو تحریر کر کے مہتمم جامعہ یا متعلقہ شعبے کو پیش کریں باقی سارا معاملہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اوپر چھوڑ دیں۔

☆..... طلباء سے ذاتی خدمت لینے سے احتیاط کریں۔ خصوصاً چھوٹے بچے اور بچیوں سے خدمت لینے کو تو ممنوع جانیں۔

☆..... طلباء و طالبات سے ہدیہ نہ لیں اور اشارے یا کنایے سے بھی ہدیوں کا مطالبہ نہ کریں۔

☆..... طلباء و طالبات کو شیخ عبدالرحمن السدیس، شیخ عبدالولیٰ ارکانی، شیخ عبدالباسط کی تلاوت سنائیں اس طرح قرآن پڑھنے کا شوق پیدا ہوگا۔

☆..... طلباء و طالبات کو سرزنش کرنی ہو تو شرعی حدود کا خیال رکھیں۔ گالی گلوچ، بد دعائیں ناجائز اور حرام ہیں اور اساتذہ و استانیوں کی شایان شان نہیں۔ زبانی تنبیہ کریں، نام لئے بغیر تنبیہ کریں اور اگر جسمانی سرزنش کرنی ہو تو ایسی سرزنش کریں جس سے طلباء و طالبات کی ورزش ہو جائے مثلاً دس مرتبہ بیٹھکیں نکلوادیں۔ لیکن اس میں احتیاط ہو کہ اتنی زیادہ بیٹھکیں نہ نکلوائیں کہ طالب علم یا طالبہ کام سے رہ جائے۔ نیز غصہ کے وقت سزا نہ دیں۔

☆..... اساتذہ یا استانیوں کسی اللہ والے سے اصلاحی تعلق قائم کریں جب تک کوئی قابل اعتماد اللہ والا میسر نہ ہو تو بزرگوں کی اصلاحی کتب کا مطالعہ کریں خصوصاً حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

قدس سرہ کے مواعظ اور ملفوظات کو مطالعے میں رکھیں جن کے اندر علمی فوائد اور اصلاحی باتیں موجود ہیں۔ ان کے ساتھ تنبیہ الغافلین، احیاء العلوم کا مطالعہ کریں

☆.....اپنے سے بڑے اساتذہ اور استانیوں کو اچھے القاب سے پکاریں ان کی حوصلہ افزائی کریں حوصلہ شکنی سے بچیں ایسے ہی طلبہ و طالبات کی خوب حوصلہ افزائی کریں اور اس بارے میں میری کتاب ”حوصلہ افزائی کیجئے حوصلہ شکنی سے بچئے“ کا ضرور مطالعہ کریں، اکابر پر تنقید سے پرہیز کریں، سارے ہمارے بزرگ ہیں ان کی قربانیوں پر نظر رکھیں، ان کی کمی کوتاہیوں کو معاف کریں حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ”اقبلو ذی الہیات عشر اہم“ بڑے لوگوں کی کمی کوتاہیوں سے صرف نظر کرو۔ اللہ تبارک تعالیٰ اور حضور ﷺ بھی نیک لوگوں کی کمی کوتاہی کو معاف کر دیتے ہیں۔

☆.....اساتذہ اور استانیات تہجد، تسبیحات، ذکر اذکار کا خود بھی اہتمام کریں اور طلباء و طالبات سے بھی اہتمام کروائیں۔ سبق میں جانے سے قبل خود بھی مسواک اور خوشبو کا اہتمام کریں اور طلباء و طالبات سے بھی کروائیں۔ استانیات اور طالبات زیتون کی مسواک کا اہتمام کریں جو کہ نرم ہوتی ہے۔

☆.....سبق سے مقصود اپنی واہ واہ نہ ہو۔ حضرت سید سلیمان ندویؒ کا یہ شعر سامنے رہے؛

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے  
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

☆.....جمعرات کے دن آٹھ دس مسائل فقہی یا ویسے سوالات نحوی صرفی یا موجودہ دور کے مسائل کے حوالے سے طلباء و طالبات کو دے دیا کریں اور انہیں کہا کریں کہ ہفتے کے دن ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

کمزور طلباء پر خصوصی شفقت رکھیں۔ جیسے گھر میں کمزور بچے اور بچیوں کی زیادہ فکر کی جاتی ہے اور اگر ضرورت محسوس ہو تو کمزور طلباء اور طالبات کو بڑے اساتذہ اور استانیوں کے



مشورے سے الگ وقت دینے کا معمول بنائیں۔ کمزور طلباء و طالبات کو آگے بٹھائیں اور ان پر توجہ زیادہ دیں اور ان کی حوصلہ شکنی قطعاً نہ کریں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

☆..... القاموس الجدید اردو عربی سے روزانہ دس پندرہ اردو میں چیزیں دیں کہ دوسرے دن اس کی اردو، عربی ڈھونڈ کر لائیں۔

☆..... احادیث پڑھانے والے اساتذہ اور استانیوں ہر حدیث کے سبق میں کم از کم ۱۰۰ احادیث یاد کرانے کا اہتمام کریں۔

☆..... طلباء و طالبات کی ترتیب بنائیں کہ وہ اپنی ایک کاپی بنائیں جس میں جو احادیث سبق کے دوران اس طرح معلوم ہوں کہ یہ حدیث امت تک پہنچنی چاہیے تو وہ حدیث مبارکہ نوٹ کر کے یاد کریں۔ اور اس کو امت تک پہنچائیں تاکہ وہ اس حدیث مبارکہ کا مصداق بن جائیں۔

نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَبَلَّغَهَا مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا

☆..... وہ کتابیں جو مختصر ہوں ان میں چند ایک مضامین لکھوائیں ہمارے طلباء و طالبات عالم عالمہ بن جاتے ہیں لیکن مضامین نہیں لکھ سکتے۔

☆..... قرآن مجید کی تفسیر اور حدیث مبارکہ پڑھانے والے اساتذہ طلباء و طالبات چالیس آیات اور چالیس احادیث بمع ترجمہ لکھیں۔

☆..... تعلیمی سال کے ابتدائی دنوں میں سبق کم چلے، ترغیب و جذبات کی بلندی کا موضوع زیادہ چلے تاکہ طلباء و طالبات حوصلہ ہار کر بھاگ نہ جائیں اور اگر بیس یا تیس فیصد جذبہ لے کر آئیں ہیں تو آپ ایسی ترغیب چلائیں کہ ان میں سو فیصد جذبہ پیدا ہو جائے۔

☆..... قرآن مجید میں جہاں اللہ تبارک و تعالیٰ کی نشانیوں کا بیان آئے تو وہاں میری کتاب ”اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانیاں“ اور اس کے ساتھ ہارون یحییٰ کی مختلف کتابیں مثلاً؛ ”خلیہ ایک معجزہ“، ”مکڑی ایک معجزہ“، ”چیونٹی ایک معجزہ“، اور دیگر کتب کا مطالعہ کر کے کہکشاؤں، سیاروں، سورج، بھلوں، سبزیوں، پھولوں، جڑی بوٹیوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی معجزانہ اور عجیب و غریب بے عیب

سسٹم کے بارے میں طلباء اور طالبات کو آگاہ کرتے رہا کریں۔ اس سے آپ کے اور ان کے ایمان تازہ ہوں گے۔

☆..... طلباء اور طالبات پر نہ تو بہت زیادہ سختی کریں کہ ان کی صلاحیتیں دب جائیں اور وہ آپ سے دل کی بات نہ کر سکیں اور نہ اتنی نرمی کریں کہ ہنسی مذاق کرنے سے وہ آپ پر جبری ہو جائیں۔

☆..... مطالعے کے دوران اہم باتوں کو نوٹ کر لیا کریں اور مطالعے کے بعد مطالعے کا خلاصہ نوٹ کریں، پھر اس کو مرتب کریں اور طلباء و طالبات کو مرتب انداز میں سبق پڑھائیں۔

☆..... اردو شروحات کے ساتھ عربی شروحات کا مطالعہ رکھیں۔ ایک آدھ اردو شرح بھی مطالعے میں رہے تاکہ معلوم ہو کہ بزرگوں نے زیر بحث مسئلے کو کس طرح حل کیا ہے۔

☆..... چھوٹی کلاسوں میں طلباء کا خط صاف کرنے پر خصوصی توجہ دیں اور روزانہ ان کی کاپیاں چیک کیا کریں اور کاپیاں چیک کرنے کے بعد ان کا مختلف رہنما کس دیا کریں، مثلاً؛

۔ ما شاء اللہ سعیک ممتاز ، سعیک مقبول ، سعیک

جید جدا عفا اللہ عنک انت راسب

☆..... ناظم تعلیمات اس طرف توجہ کریں کہ وہ ان کاپیوں کو وقتاً فوقتاً دیکھیں اور نظر رکھیں کہ استاد

کاپیاں چیک کر کے دستخط کر رہا ہے یا نہیں۔ مدرسے کے اندر مدیر تعلیم اور مدیرہ تعلیم ہونا چاہیے اس کے ساتھ اگر درجات زیادہ ہیں تو مدیر تعلیم کے ماتحت ذیلی مدیر تعلیم بنائے جائیں جو تعلیم کی مقدار اور کیفیت دونوں پر نظر رکھیں۔ طلباء اور طالبات میں قرآن کی تجوید، بیانات، مضمون نگاری، دعا کرنے کے طریقے پر خوب فکر رہے اور طلباء کی اس بارے میں خوب استعداد بنائیں۔

☆..... بیمار اور غریب طلباء و طالبات کی خوب فکر اور وقتاً فوقتاً دو تین استاد یا استانیوں مل کر ان کی بیما پرسی کیا کریں اور حسب توفیق ان کا تعاون کیا کریں۔

☆..... طلباء و طالبات کی بے ڈھنگی باتوں کو برداشت کریں اور پیار و محبت سے ان کی تربیت کریں۔

ولمن صبر و غفر ان ذلک لمن عزم الامور

☆..... امت مسلمہ کا غم اور فکر اپنے اندر پیدا کریں۔ آپ ﷺ ”دائم الفکر متواصل الاحزان“ تھے آپ بھی یہی فکر اپنے اندر پیدا کریں۔ اگر جامعہ نے کسی مجبوری کے تحت سبق کم دیئے ہیں اور آپ کے پاس اضافی وقت ہے تو وہ مدرسے کی امانت ہے اور قیامت کے دن کی مسؤلیت ہے کہ آپ اضافی وقت مدرسے کے امور پر خرچ کریں۔ مدرسے والوں سے کہہ کر اپنا کوئی اضافی کام لگائیں۔ نہیں تو امت مسلمہ میں پھیلے ہوئے گوں نہ گوں مسائل پر اصلاحی مضمون لکھ کر اخبارات میں شائع کروائیں۔ بعض اوقات مدرسے کی انتظامیہ رواداری میں کچھ نہیں کہہ پاتے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ تو حق سے شرماتے نہیں اور قیامت کے دن مسؤلیت ہوگی مدرسے کہ اندر کھانا پینا اور ضروریات کو پورا کرنا اور حسب توفیق تنخواہوں کا ملنا جاری رہتا ہے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ہم بھی اپنے اوقات کو خوب دینی کاموں میں مشغول کریں۔ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ توفیق دیں تو صبر و تحمل سے کام جاری رکھ سکیں تو اپنی الاؤنسز کو کم یا ختم کرائیں اور تنخواہوں میں کمی کریں کہ اتنا حصہ میں جامعہ کو اپنی طرف سے ہدیہ کرتا ہوں عمومی طور پر فضا یہ ہے جو تنخواہ اور الاؤنس بن گیا اس کو لینا ایک اہم ضروری کام سمجھا جاتا ہے۔ بزرگان دین کی زندگیوں کو سامنے رکھیں اور قربانی کے اعلیٰ جذبے پیدا کریں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا واقعہ سامنے رکھیں۔ ایک دفعہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کہ اہلیہ نے فرمایا کہ کچھ میٹھا کھانے کو دل چاہتا ہے تو آپؓ کی اہلیہ نے روزانہ کے تھوڑے تھوڑے پیسے اکٹھے کر کے میٹھا بنایا جب آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ اس سے معلوم ہوا کہ اتنے پیسے بیت المال سے ہمیں زیادہ ملتے ہیں اس کے بغیر گزارہ ہو سکتا ہے لہذا انہوں نے اتنے پیسے اپنے گھر کے خرچ میں بیت المال سے کم کر دیے۔

☆..... جو لوگ مدرسہ میں آپ کے عہدہ سے بڑے ہیں ان کی حیثیت امیر کی ہے، امیر کا حکم مان کر چلیں اس میں خیر ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں جب بات سمجھ میں آجائے گی تب مان لیں گے، ویسے کیسے مان لیں، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ امیر کا حکم نہیں مان رہے بلکہ جو بات من کو بھا

جائے وہ مان رہے ہیں تو آپ نے من کی مانی امیر کی نہ مانی، اپنی من مانی کر رہے ہیں ہاں اگر غیر شرعی امر دے تو اس کو بالکل نہ مانا جائے لیکن اگر امیر شرعی حدود میں کوئی بات کہے تو اس کا ماننا شریعت کا حکم ہے۔ پھر ہر سال کوشش کریں کہ علم النحو اور علم الصرف بڑی کلاسوں کو یاد کروائیں پھر سبق میں اجراء کرواتے رہیں متوسطہ کے درجات میں سائنس پڑھائیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں اور نشانیوں کو خوب بیان کریں جانوروں، پرندوں، زمین، پھلوں، پھولوں ہر چیز کے بیان میں خوب اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت ذکر کریں۔

☆.....تفسیروں میں صفوۃ التفسیر ایک بہترین عربی تفسیر ہے ابتداء چند دن مطالعہ مشکل محسوس ہوتا ہے لیکن آہستہ آہستہ عادت بن جاتی ہے اس لیے صفوۃ التفسیر کا مطالعہ ضرور کریں اور بلاغت اور معانی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے دروس البلاغۃ یا جواہر البلاغۃ کا مطالعہ کریں احادیث مبارکہ پر الترغیب والترہیب بہت ہی پیاری کتاب ہے اس کا ضرور مطالعہ کریں اور اس سے احادیث کو یاد کریں اور ہر عالم اور عالمہ طالب اور طالبات یہ کوشش کرے کہ میں نے ایک حدیث کی کتاب ترتیب دی ہے اور اس کے لیے ایک کاپی بنائے جس میں پہلے عنوانات لگادیں۔

مثلاً کتاب النیۃ والاخلاص، کتاب المراقبہ والمحاسبہ، کتاب التفکر، کتاب ذکر الموت، کتاب ریاض النفس، کتاب آفات اللسان، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، کتاب ذم الدنیا، کتاب ذم البخل وذم حب المال، کتاب ذم الجفاء والریا، کتاب ذم الکبر والعجب، کتاب ذم الغرور، کتاب امر بالمعروف والنہی عن المنکر، کتاب آداب المعیشہ، کتاب التوبہ، کتاب الصبر والشکر، کتاب الخوف والرجاء، کتاب الفقر والزهد، کتاب الادب، کتاب الرقاق، کتاب اللباس، کتاب النکاح، کتاب صفة الجنة، کتاب صفة الجہنم، کتاب الاکل، کتاب آداب الفة والاخوة، کتاب فضائل القرآن، کتاب الطہارۃ، کتاب الصلوۃ، کتاب الزکوۃ، کتاب الصوم، کتاب

الحج ، کتاب البیوع ، کتاب الجہاد ، کتاب قضاء حوائج المسلمین وادخال  
السرور فی قلب المؤمن

اس طرح کے عنوانات لگائیں ان کے ذیل میں ان ہی سے متعلق آیات لکھیں ، اور  
احادیث لکھیں ، اقوال صحابہ اور اقوال سلف لکھیں ، اور ان کے فوائد یا نقصانات لکھیں حدیث کی  
کتاب کی ترتیب کے لیے چند کتابوں کا مطالعہ کریں۔

صحائے ستہ ، الترغیب والترہیب ، جامعہ الاصول لابن الاسیر ، کنز  
العمال ، نظرة النعم ، احیاء العلوم ، تنبیہ الغافلین ، پھر زندگی بھران احادیث کو یاد  
کریں امت تک پہنچائیں اور پھر اس کتاب کو شائع کرنے کی کوشش کریں مختلف ناموں سے مثلاً  
ریاض الخاشعین ، ریاض المؤمنین ، ریاض القانتین ، ریاض الذاکرین ، بستان الخاشعین ، بستان  
المؤمنین ، بستان الذاکرین ، بستان القانتین ، اس طرح مستورات کے لیے ریاض الصالحات ،  
ریاض الخاشعات ، ریاض المؤمنات ، ریاض الذاکرات وغیرہ ،

☆.....! ابتدائی دنوں میں علم کے فضائل ، طالب علم کے فضائل ، علماء کے فضائل خوب بیان کریں تا  
کہ طلباء اور طالبات میں علم کے حصول کا خوب شوق پیدا ہو اس کے ساتھ اکابر کی قربانیاں علم کے  
حصول کے لیے اور اکابر کا مطالعہ اکابر کا علمی انہماک کے واقعات مختلف کتابوں سے نوٹ کر کے  
طلباء کو سنائیں تاکہ ان میں بھی علم کے حصول کے لیے قربانی کا جذبہ پیدا ہو

☆.....! ابتدائیہ اور متوسطہ کے درجات میں بھی کوشش کریں کہ چھوٹے چھوٹے مضامین نحو ، صرف  
، بلاغت ، فقہ ، قرآن ، حدیث ، کے پڑھائے جائیں ۔ سعودی عرب کی کتابوں کو سامنے رکھیں جو  
سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں وہاں ابتداء ہی سے بچوں میں ان مضامین کو مختلف آسان انداز میں  
پڑھایا جاتا ہے ان چھوٹے طلباء اور طالبات کو قرآن کی وہ آیات جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں  
سے متعلق ہیں یا اس میں کوئی اور اخلاق حمیدہ سے متعلق کوئی بات آئی ہے ان آیات کو ضرور یاد  
کروائیں ۔ اس کے لیے الادب والا حکام والمواعظ سے استفادہ کر سکتے ہیں ۔ اور اس پر ان طلباء

اور طالبات سے مختصر بیانات بھی کروائیں اس میں میری کتاب اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نعمتیں کو بھی سامنے رکھ سکتے ہیں ایسے ہی ان چھوٹے طلباء اور طالبات کو چھوٹی چارپانچ سو احادیث جو زندگی کے مختلف گوشوں سے متعلق ہے ابتداء ہی سے یاد کروانے کا ذوق پیدا کریں اساتذہ اور استانیوں کے ذمے لگائیں کہ وہ زندگی کے متعلق مختلف امور کی احادیث جو ترغیب اور ترہیب کے حوالے سے ہیں ان کو نوٹ کریں طلباء اور طالبات کو پڑھائیں اور یاد کروائیں۔

☆..... قرآن وحدیث اور فقہ پڑھاتے ہوئے مذاہب اربعہ یعنی فقہ شافعی، مالکی، حنبلی، اور حنفی فقہ کی بحثوں کو انتہائی مختصر محدود کریں اس لیے کہ ان مذاہب کا آپس میں اختلاف حق اور باطل کا نہیں رائج مرجوح کا ہے اور یہ کہنا کہ طلباء کو اس لیے پڑھنا چاہیے کہ کہیں دوسرے فقہ کی قول پر بعض اوقات ضرورت کے وقت فتویٰ دینا پڑتا ہے تو یہ کام ہزار میں شاید ایک طالب علم تو کرے باقی سارے طلباء اور طالبات کو یہ مضامین پڑھانے کا حقیقتاً کوئی بہت بڑا فائدہ نظر نہیں آتا ان تمام علماء اور عالما سے پوچھ لیجئے جو معاشرے میں کام کر رہے ہیں کہ ان مضامین سے آپ کو اور امت مسلمہ کو کتنا فائدہ پہنچ رہا ہے اس لیے قرآن وحدیث پڑھاتے ہوئے اپنی فقہ کے مسائل کو ضرور بیان کریں اور مدلل بیان کریں اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید اور حدیث پاک میں اخلاق حمیدہ اور اخلاق رذیلہ اور زندگی کے مختلف گوشوں کو سنوارنے کے لیے جو لاکھوں مضامین آئے ہیں ان پر توجہ دیں اور قرآن وحدیث پڑھاتے ہوئے مختلف چیزوں کے متعلق ترغیب اور ترہیب کے جو مضامین آئیں ان کو خوب کھول کر بیان کریں مثلاً جہاں جنت کا ذکر آئے تو خوب تفصیل سے جنت کی حسین مناظر کا ذکر کریں تاکہ دلوں میں جنت کا شوق و ذوق پیدا ہو اور جہاں جہنم کا ذکر آئے تو اس کو خوب کھول کر بیان کریں تاکہ لوگوں کے دلوں میں جہنم سے بچنے کا خوف پیدا ہو۔ اور جہاں والدین عزیز و اقارب اور عام مسلمانوں سے صلہ رحمی کی احادیث آئیں تو ان کو خوب تفصیل سے بیان کریں تاکہ طلباء اور طالبات میں ان چیزوں کا ذوق و شوق پیدا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ سبق کے دوران ایسی آیات اور احادیث آئیں جو کردار سازی کے حوالے سے

ہوں۔ یا اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرتوں کے حوالے سے ہوں ان آیات اور احادیث کو یاد کروائیں اور کبھی کبھی طلباء کو مختلف آیات اور احادیث دیں ان آیات اور احادیث مبارکہ پر کل درس قرآن اور درس حدیث سنا جائے گا۔ تاکہ طلباء میں درس قرآن اور درس حدیث کا ذوق و شوق پیدا ہو ورنہ آج کل اکثر ننانوے فیصد علماء کرام اور عالما کی درس قرآن اور درس حدیث کی ترتیب سے واقف نہیں۔

☆..... ایسے ہی مختلف آیات اور مختلف احادیث طلباء اور طالبات کو دیں اور ان سے کہیں کہ اس پر مضمون لکھ کر لائیں اور جو طلباء اور طالبات ان چیزوں کا اہتمام کریں ان کو انعام دیں۔

☆..... ایسے ہی قرآن و حدیث پڑھاتے ہوئے الاعجاز العلمي فی القرآن والسنة کے حوالے سے جو علماء کی کتابیں آئی ہیں ان کو ضرور مطالعہ کریں اور طلباء اور طالبات کو بتائیں کہ چودہ سو سال پہلے قرآن و حدیث کے جو مضامین آئے آج کی جدید تحقیقات اس کی توثیق کر رہی ہیں۔ چونکہ آج کل سائنس کا دور ہے لوگ سائنسی انداز میں گفتگو سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ایسے ہی قرآن و حدیث کے پڑھاتے ہوئے جو آج کے مختلف امور زندگی سے متعلق جو جدید مسائل ہیں ان پر بھی ضرور بحث کریں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ کوشش کریں کہ مرجعہ، جبریہ، قدریہ، معتزلہ، خوارج، کرامیہ، کی بحثوں کو بہت ہی مختصر کر دیں۔

☆..... دنیا کے موجود مذاہب اور مختلف نظریات کے حوالے سے بحث کریں تاکہ طلباء اور طالبات دنیا میں جائیں اور ان کا واسطہ ان باطل نظریات والوں سے ہو تو ان سے خوب مؤثر انداز میں بات کر سکیں کچھ مذاہب یہ ہیں۔ نصرانیت، یہودیت، سکھ، ہندو، قادیانی، رافضی، بدھسٹ۔ کپٹیلیزم، کیمونیزم، ڈارون کا نظریہ ارتقاء، روشن خیالوں کے دین دشمن نظریات اس کے ساتھ قرآن و حدیث کے پڑھاتے ہوئے اخلاق حمیدہ اور اخلاق رذیلہ کے فوائد اور نقصانات کو بھی بیان کریں مثلاً توکل، تقویٰ، صبر، شکر، وغیرہ کا جہاں بیان آئے تو وہاں ان کے فوائد بطرز نظرۃ النعیم کے طلباء کو پڑھائیں اور جہاں اخلاق رذیلہ آئیں یعنی تکبر، عجب، اسراف وغیرہ تو وہاں ان

چیزوں کے نقصانات بطرز نظرۃ النعم، احیاء العلوم، تنبیہ الغافلین پڑھائیں۔ اس کے ساتھ احادیث کے پڑھاتے ہوئے کوشش یہ کریں کہ زیادہ وقت امام الانبیاء سید المرسلین محمد عربی ﷺ کی احادیث کو ملے نہ یہ کہ زیادہ وقت محدثین کے لائے ہوئے الفاظ کی نوک پلک سنوارنے یا فقہاء کے درمیان اختلافی مباحث کی تفصیلی بحثوں کو ملے۔ مثلاً بخاری شریف کے کتاب الایمان میں کتنا وقت ایمان مرکب ہے کہ بسیط وغیرہ کے ان مضامین پر گزرتا ہے جن کا کوئی خاص فائدہ طلباء اور طالبات کو نہیں پہنچتا ہے اور امت مسلمہ کو بھی ان مسائل کی کوئی خاص ضرورت نہیں اسی طرح ترجمۃ الباب کی مختلف توجیہات جو شاید امام بخاری کے ذہن میں بھی نہ ہوں ان پر کتنا وقت گزارا جاتا ہے اور کتنا وقت ”قال بعض الناس“ کی بحثوں میں گزارا جاتا ہے خدا را جو معاشرے میں علماء کرام اور عالماں کام کر رہے ہیں ان سے پوچھیں کہ ان مضامین سے آپ کو اور معاشرے کو کتنا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ احادیث کے پڑھائے ہوئے جہاں کتاب الطب آئے یا کتاب التعمیر آئے تو اس کو بھی خوب تفصیل سے پڑھائیں اس طرح کہ طب نبوی ﷺ سے طلباء اور طالبات واقف ہو جائیں اور چھوٹے چھوٹے امراض میں اپنے علاج معالجہ خود کر سکیں۔ اور کتاب التعمیر کو اس طرح پڑھائیں کہ اسی فن سے کچھ نہ کچھ مناسبت ہو جائے۔

☆..... مدارس میں بعض کتابیں جن کو ہمارے اکابر تو شاید خوب تحقیق سے پڑھتے ہوں گے اس لیے ان کو ضرور ان کتابوں سے فائدہ ہوا ہوگا لیکن آج ان کتابوں کے صرف الفاظ پڑھائے جا رہے ہیں اور اجراء نہ ہونے کے برابر ہے اس لیے ان علماء اور عالماں سے پوچھیں جو مدارس سے باہر معاشرے میں کام کر رہے ہیں کہ ان کتابوں کا آپ کو کتنے فیصد فائدہ محسوس ہو رہا ہے ان کتابوں میں چند کتابیں یہ ہیں شرح تہذیب، قطبی، حسامی، توضیح تلوتح، دیوان حماسہ، دیوان متنبی، کافیہ، شرح جامی، بیضاوی، بندہ کی ناقص رائے یہ ہے کہ ہر مضمون سے متعلق چند کتابیں پڑھائیں لیکن خوب اجراء کے ساتھ پڑھائی جائیں اس کا فائدہ زیادہ ہوگا ورنہ صرف کتابوں کی عبارتیں تو طلباء یاد کر لیتے ہیں لیکن اجراء نہ ہونے کی وجہ سے ان کتابوں کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہوتا ضرورت



اس بات کی ہے کوشش کر کے ان کتابوں کی جگہ اخلاق حمیدہ، طب، عربی خطب، القواعد الفقہ، کے مضامین کی کتابیں پڑھائی جائیں مثلاً احیاء العلوم، تنبیہ الغافلین، لا تحزن، الخطب المنبریہ، طب نبوی ﷺ، ابن قیم جوزی کی القواعد الفقہ، الداء والدواء، الفقہ الحنفی وادنیہ، تین جلدیں اور حدیث میں الترغیب والترہیب، جس کے پڑھنے سے مختلف اعمال کا شوق پیدا ہوتا ہے بیضاوی، اور جلالین کی جگہ صفۃ التفسیر کو پڑھایا جائے تو طلباء اور طالبات کو زیادہ فائدہ محسوس ہوگا۔

☆..... مدارس میں مقابلے رکھوائیں قرآن کو حدر اور مشق میں اچھا پڑھنے پر، قرآن مجید کے حفظ کے حوالے سے، احادیث کا مقابلہ رکھوائیں یاد کرنے کے حوالے سے مضامین لکھنے اور بیانات کے مقابلے رکھوائیں جو طلباء و طالبات ان چیزوں میں پوزیشن لیں ان کو انعام دیں۔

☆..... مدارس میں ایک یا دو کتابیں انتظامی حوالے سے پڑھانی چاہئیں مدارس میں طلباء و طالبات کی تربیت کردار سازی کے کیا آداب ہیں دارالاقامہ کا نظام کیسے بہتر ہو سکتا ہے مطبخ کا نظام کیسے بہتر ہو سکتا ہے اکاؤنٹ کے شعبے کیسے چلائے جاسکتے ہیں اس کے ساتھ ایک کتاب امور زندگی کے متعلق پڑھائی جانی چاہیے ابتداء کتاب نہ ہو تو بطور مضمون کے پڑھایا جائے حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے سب سے پہلے امور زندگی ہی بتلائی تھیں۔ ہمارے طلباء و طالبات زندگی کے ہزاروں امور کے متعلق بنیادی معلومات ہونی چاہیے ورنہ قدم قدم پر ان کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے مثلاً تعمیرات کیسے کرائی جاتی ہیں نقشہ کیسے بنایا جاتا ہے تعمیرات میں کن بنیادی اور ضروری امور کا خیال کرنا ضروری ہے گاڑی، جزیئر، یو، پی، ایس، بجلی، وغیرہ کے ضروری امور سے آگاہی ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے بندہ یہ نہیں کہتا کہ ہر طالب علم کو ہم انجینئر یا مکینیکل انجینئر بنائیں قطعاً نہیں لیکن ان تمام چیزوں کی موٹی موٹی باتیں تو اتنی ہوں گی جتنا توضیح تلوتح یا قبطی پڑھانے میں وقت صرف ہوتا ہے اتنا ہی وقت ان چیزوں اور دیگر ضروریات زندگی سے متعلق آگاہی دینے پر خرچ ہوگا لیکن معاشرے کے اندر رہتے ہوئے ان علماء اور عالما کو پتہ ہوگا کہ کس کس شعبے میں کن کن امور کا خیال کرنا ضروری ہے اور کن کن شعبوں میں کیا

کیا دھوکے لوگ دیتے ہیں مثلاً گاڑی ہر ادارے کی ضرورت ہے ہمارے علماء کرام گاڑی کے امور سے اکثر واقف نہیں ہوتے اور تیز طرار ڈرائیور مختلف حیلے بہانوں سے گاڑی کے متعلق خرابی کے بہانے بنا کر بہت سارا پیسہ بٹورتے رہتے ہیں ایسے ہی اکاؤنٹ کے شعبے میں آگاہی نہ ہونے سے بہت نقصانات ہوتے ہیں تو غرض یہ ہے کہ زندگی کے امور پڑھانے سے طلباء اور طالبات کو زندگی بھر بہت فائدہ ہوگا ایسے ہی طب پر اردو یا عربی میں ایک دو کتابیں پڑھا دی جائے تو طب سے اتنی آگاہی حاصل ہو جائے گی کہ انسان قدم قدم پر ڈاکٹروں اور طبیبیوں کا محتاج نہ رہے گا۔

☆..... مدرسے میں عصر اور فجر کے بعد اصلاحی کتب عربی میں اور اردو میں سنائی جائیں مثلاً تنبیہ الغافلین، احیاء العلوم، الداء والدواء، اور لائحہ عمل،

☆..... جامعہ میں طلباء اور طالبات کی ایک ایسی جماعت بنائی جائے جو اکرام الخیر کی ہوجن کا کام یہ ہو کہ وہ ہر وقت کی بچی ہوئی روٹیوں کو دوسرے ٹائم شوربے میں ڈال کر شریذ بنائیں اور ان کو کھائیں اس طرح بہت ساری روٹیوں کے ٹکڑے بچ جائیں گے اور اللہ رب العزت کی نعمت کی ناقدری نہ ہوگی جامعہ فریدیہ میں اس کا تجربہ کیا تو اس کا بہت فائدہ ہوا

☆..... فقہ پڑھانے والے اساتذہ اس بات کا اہتمام کریں کہ ہر باب میں جو جدید مسائل ہوں ان کو ضرور نقل کریں خصوصاً کتاب البیوع اس طرح پڑھائیں کہ جب ہمارے طلباء بازاروں میں جائیں تو انہیں کچھ نہ کچھ اندازہ ہو کہ بازاروں میں آج کل مروجہ صورتیں کون سی ہیں اور کون سی غلط۔

☆..... مدارس میں مہد اللغہ العربیۃ قائم کریں جس میں چھوٹے طلباء اور طالبات کو عربی خوب اہتمام سے پڑھائیں اس طرح کہ وہ صرف اور نحو کے ماہر بھی ہوں اور عربی خوب اچھے انداز میں بول سکتے ہوں۔

**فائدہ؛** ہمارے ہاں جب بھی کوئی چھوٹے کوئی اچھی بات کہتے ہیں یا اچھی تجویز پیش کرتے ہیں تو بڑے حضرات یہ کہہ کر رد کر دیتے ہیں البرکتہ مع اکابر کم برکت اکابر کے ساتھ ہے بات سہی

ہے کہ ادب و احترام اکابر کا ضرور ہونا چاہیے اور یہی ہمیں شریعت سیکھاتی ہے لیکن اس کا یہ قطعاً مطلب نہیں ہے کہ اصاغریہ سوچ پیدا کریں کہ کوئی اچھی بات کوئی اچھی ترتیب ذہن میں آئے تو نہ کریں اس لیے کہ اکابر نے نہیں کیا یہ بات ذہن میں نہ آئی چاہیے کہ بہت سارے اصاغرنے وہ کام کیے ہیں جو اکابر نے نہیں کیے تمام اکابر اپنے پچھلوں کے مقابلے میں اصاغریہ تھے اور ان سے پہلے آنے والے اکابر لیکن انہوں نے تصنیف و تالیف، جہاد، اور تبلیغ اور تمام شعبوں میں بعض اوقات وہ کام کئے جو اس دور کے اکابر نے نہیں کیے معاذ اور معوذ اصاغریہ تو تھے لیکن انہوں نے کیسا کارنامہ انجام دیا۔ اسامہ بن زید اصاغریہ تھے لیکن اکابر کی قیادت کر رہے تھے۔ محمد بن قاسم اصاغریہ تھے لیکن بڑے بڑے حضرات کی قیادت کر رہے تھے۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصاغریہ ہی تو تھے لیکن کیسے کارنامے انجام دیے، امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ، اور امام بخاریؒ، امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام مسلمؒ، امام غزالیؒ، اپنے پچھلوں کے مقابلے میں اصاغریہ ہی تو تھے لیکن انہوں نے کیسے کارنامے انجام دیے۔ اگر صرف سوچ یہی ہے چونکہ اکابر کی سوچ کے خلاف ہے اور اکابر یہ نہیں کر رہے تو پھر ”رب مبلغ اوعیٰ من سامع“ کا کیا مقصد ہے؟ اور پھر آج کے دور میں افغانستان، عراق، یمن، شام، جزائر، صومال وغیرہ کے جہاد کے میدانوں میں جو عظیم کارنامے اصاغریہ کر رہے ہیں وہ اکابر کے لیے سرمایہ فخر ہے اس لیے اکابر اور بڑوں کو چاہیے کہ وہ چھوٹوں پر شفقت کریں صرف اس لیے چھوٹوں کی بات کو رد کرنا کہ وہ جھوٹے ہیں یہ صحیح نہیں ہیں۔

اسی طرح آج کے جدید دور میں دنیا میں نئی سے نئی چیزیں اصاغریہ ایجاد کر رہے ہیں جو سائنسی اعتبار سے بڑے بڑے سائنس کے ماہرین نے ایجاد نہیں کی اس لیے اکابر کو چاہیے کہ وہ اصاغریہ کی اچھی باتوں کو خوب غور سے سنیں اگر وہ صحیح معلوم ہوں تو صرف اس بنیاد پر رد نہ کریں کہ وہ اصاغریہ ہیں اور اصاغریہ کو چاہیے کہ وہ اپنے اکابر کا احترام کرتے ہوئے دین و دنیا کے اعتبار سے جو اچھی چیز سامنے آئے اس کو استخارہ اور استشارة کے بعد ضرور کریں۔ جبکہ شریعت کے خلاف نہ ہو

۔ اساتذہ اور استانیوں کو چاہیے کہ وہ فارغ اوقات میں مختلف مضامین لکھ کر اخبارات کو بھیجیں یا انٹرنیٹ کے ذریعے اسی پتہ پر ارسال کریں۔

### قرآن و حدیث پر توجہ دیں

اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات بے حساب عظمتوں اور رفعتوں والی ہے ایسے ہی اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرآن بھی بے حساب عظمتوں اور رفعتوں والا ہے اور قرآن مجید میں رشد و ہدایت کے وہ سمندر پنہاں ہیں اس علم کے عظیم سمندر سے موتی لے کر پوری دنیا کو سنوارا جاسکتا ہے۔

لیکن افسوس یہ ہے کہ مدارس دینیہ میں قرآن مجید کو اتنی توجہ نہیں دی جا رہی جس کا وہ مستحق ہے قرآن مجید کو چند فقہی اختلافی مسائل کی بحث تک محدود کر دیا گیا ہے مدارس سے فارغ ہونے والے طلباء کا اگر ایک عمومی جائزہ لیا جائے تو اکثر فضلاء قرآن صحیح پڑھنے سے عاجز ہیں قرآن مجید کا ترجمہ نہیں آتا نماز میں قرآن کہاں سے شروع کرنا ہے اور کہاں ختم کرنا ہے اس کے بارے میں اکثر فضلاء کو معلوم نہیں قرآن مجید کا ترجمہ ان اساتذہ کو دیا جاتا ہے جن کی استعداد نسبتاً کمزور ہو۔ قرآن مجید کے لئے مجموعی طور پر گھنٹے کم رکھے گئے ہیں اور ان گھنٹوں میں بھی چند فقہی اختلافی مباحث پر بحث کرنے کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے جب کہ اخلاق حمیدہ جو دوسو سے زائد ہیں اور اخلاق رزیلہ جو ڈیڑ سو سے زائد ہیں ان پر کوئی خاص توجہ نہیں دی جاتی۔ حالانکہ یہی اخلاق حمیدہ کا حصول فرض ہے اور اخلاق رزیلہ سے نجات فرض ہے لیکن اس فرض کی طرف بہت کم توجہ دی جا رہی ہے کبھی طلباء کی کاپیاں لے کر ذرا اس کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ زیادہ بحثیں فقہی اختلافی مباحث کی کی گئی ہیں جب کہ اخلاق حمیدہ اور اخلاق رزیلہ کی بحث شاذ و نادر ہی ملے گی یہی حال حدیث کا بھی ہے جس میں اخلاق حمیدہ کا ایک سمندر ہے ایک ایک لفظ سے رشد و ہدایت کے چشمے نکلتے ہیں لیکن اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں یہاں بھی زیادہ وقت انہی فقہی اختلافی مباحث کو ملتا ہے اور دوسرے نمبر پر توجہ محدثین کے الفاظ کو ملتی ہے مثلاً امام بخاریؒ ترجمۃ الباب میں کوئی لفظ لائے یا کوئی لفظ چھوڑ دیا اس پر لمبی لمبی بحثیں کی جاتی ہیں توجہ بہت کی جاتی ہیں

اس میں بزرگوں کے اقوال لائے جاتے ہیں لیکن آپ ﷺ نے انسانیت کی رشد و ہدایت کے لئے جو ارشادات فرمائے ان کو وہ توجہ حاصل نہیں ہوتی کہ آپ نے یہ لفظ ارشاد فرمایا تو اس سے ہمیں کیا ہدایت ملتی ہے اسی طرح جب اخلاق حمیدہ اور اخلاق رزیلہ کی احادیث آتی ہیں تو ان کا صرف ترجمہ کر دیا جاتا ہے اور بعض اوقات تو ترجمے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ مدارس سے فارغ ہونے والے اکثر علماء اخلاق حمیدہ اور اخلاق رزیلہ کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دیتے۔

قرآن پر پہلی توجہ یہ ہے کہ ہمارے طلباء اور طالبات قرآن کو صحیح تجوید کے ساتھ پڑھنے والے بن جائیں ان کو قرآن مجید کا ترجمہ آتا ہو اور ہر طالب اور طالبہ کو قرآن مجید کا ایک مناسب حصہ یاد ہو خصوصاً علماء کے لیے سورۃ حجرات تا آخر یاد ہونا چاہیے اس کے ساتھ علماء کو قرآن کے مخصوص حصے جہاں قرآن کوئی خاص حکم دے رہا ہو یا جہاں اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں یا عظمتوں کا بیان ہو وہ حصے طلباء کو یاد کروائے جائیں تاکہ جب نماز میں قرآن پڑھیں تو صرف چند رکوع ہی نہ ہوں جن کو مخصوص کر کے وہ پڑھیں بلکہ پورے قرآن سے وہ قرأت کر سکیں بعض عرب آئمہ جب نماز میں قرآن شروع کرتے ہیں تو ان کے شروع کرنے کا انداز بتاتا ہے کہ وہ سمجھ کر پڑھ رہے ہیں جب کہ ہمارے علماء اس چیز سے عمومی طور پر قاصر نظر آتے ہیں اس کے ساتھ جب قرآن مجید کا ترجمہ پڑھائیں تو دوسو سے زائد اخلاق حمیدہ اور ڈیڑھ سو سے زائد اخلاق رزیلہ پر خصوصی توجہ دیں اس کے لیے آپ نظرۃ النعیم فی مکارم اخلاق رسول کریم، احیاء العلوم، تنبیہ الغافلین، مکاشفۃ القلوب کا مطالعہ کریں اس کے ساتھ جب کہیں کسی اخلاق حمیدہ کے فضائل آئیں تو ان فضائل کو خوب کھول کر بیان کریں تاکہ طلباء و طالبات کو اس اخلاق حمیدہ کو اپنانے کا شوق پیدا ہو اور ایسے ہی جب اخلاق رزیلہ آئیں تو ان کو خوب کھول کر اس کی شناعیت اور قباحت بیان کریں تاکہ طلباء اور طالبات کو ان اخلاق رزیلہ سے بچنے کا شوق پیدا ہو قرآن مجید اور حدیث کو صرف ونحو کی کتاب نہ بنائیں صرف اور نحو کا اگر اجراء کرنا ہے تو صرف اور نحو کے گھنٹوں میں کروائیں وہاں قرآن و حدیث

کا ایک حصہ مخصوص کر لیں اور اس میں صرف اور نحو کا اجراء کریں ایسے ہی قرآن و حدیث کو فقہی اختلافی مسائل کی کتاب نہ بنائیں اس طرح کہ قرآن و حدیث کے سبق میں اہمیت کے ساتھ اختلافی مسائل کو توجہ دیں اگر ان اختلافی مسائل کو بیان کرنا ہے تو فقہی گھٹے موجود ہیں ان فقہ کے گھٹوں میں اختلافی مسائل کو سامنے رکھ دیں ہاں کہیں مختصر اختلاف بیان کرنا پڑے تو اس میں حرج نہیں قرآن و حدیث میں جہاں اخلاق حمیدہ اور اخلاق رزیلہ آئیں تو ان کے فضائل یا ان کے نقصانات بھی بیان کریں اخلاق و کردار کی جب حدیثیں آئیں تو ان کو خوب وضاحت سے پڑھائیں چونکہ آج مجموعی طور پر بہت سارے علماء اخلاق و کردار میں کمزور نظر آتے ہیں وہ دوسروں کی کیا اصلاح کریں گے اس کی بڑی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ قرآن و حدیث میں عمومی طور پر توجہ صرف چند گئے چنے اختلافی مباحث کو رہ گئی ہے یا وہ فرق جو معدوم ہو گئے ہیں ان پر بحث کی جاتی ہے ضرورت یہ بھی ہے کہ قرآن و حدیث کے سبق میں آج کے موجودہ فرقہ باطلہ کا رد ضرور آنا چاہیے جب کہ عمومی طور پر ایسا نہیں ہے۔

طلباء اور طالبات کو آداب و الحکم بھی پڑھانا چاہیے بہت سارے علماء نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں میرا بھی ایک چھوٹا سا رسالہ اس موضوع پر موجود ہے اس کے ساتھ طلباء اور طالبات کو مختصر قواعد فقہ یاد کروانے چاہئیں تاکہ ان کو نیکین آداب فقہی قواعد یاد ہوں تاکہ وہ زندگی کے مختلف گوشوں میں ان کو استعمال بھی کریں اور ان کو استعمال بھی کریں قرآن میں بہت سارے آداب و حکم بیان کئے گئے ہیں بندہ نے کوشش کر کے ان کو بھی اپنے رسالے میں جمع کیا ہے تو طلباء اور طالبات کو یہ چیزیں بھی نیکین ہی سے یاد کروادینی چاہئیں۔

### درود مندائے گزارش

آج کل عمومی طور پر علماء اور عالما کے اندر بہت ساری اخلاقی کمزوریاں پائی جاتی ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ مدارس دینیہ میں چند فقہی اختلافی مباحث کو بہت ہی اہمیت سے پڑھایا جاتا ہے لیکن اس سے کئی گنا زیادہ وہ چیزیں جن کا حصول فرض ہے اور جن سے بچنا فرض ہے یعنی

اخلاق حمیدہ اور اخلاق رزیلہ ان پر توجہ نہیں دی جاتی اور قرآن وحدیث میں جب یہ مضامین آتے ہیں تو صرف قرات کر لی جاتی ہے یا ترجمہ کر دیا جاتا ہے اور کوئی تفصیلی بحث نہیں کی جاتی نہ تو اخلاق حمیدہ کو تفصیل سے پڑھایا جاتا ہے نہ ہی ان کے فضائل بتائے جاتے ہیں نہ ہی ان کے فوائد بتائے جاتے ہیں اور نہ ہی اخلاق رزیلہ کو پڑھایا جاتا ہے اور ان پر وعیدیں تفصیل سے پڑھائی جاتی ہیں اور نہ ہی اخلاق رزیلہ کے نقصانات بتائے جاتے ہیں اس لیے کوشش کریں قرآن وحدیث میں جہاں اخلاق حمیدہ آئیں ان کو تفصیل کے ساتھ پڑھائیں ان کے فضائل بتائیں۔ اور اسی طرح اخلاق رزیلہ کو بھی تفصیل سے پڑھائیں اور قرآن وحدیث میں جو وعیدیں ہیں ان کو تفصیل سے پڑھائیں اور اخلاق رزیلہ کے نقصانات پڑھائیں اس میں احیاء العلوم کا مطالعہ بھی کریں اور اس سے استفادہ کریں اور امتحانات میں جہاں قرآن وحدیث میں مسائل کا سوال کرتے ہیں وہی فضائل کا سوال بھی کریں مثلاً خدمت کے فضائل اخلاص کے فضائل وغیرہ لکھیں اور ان کے فوائد لکھیں چند اخلاق حمیدہ اور اخلاق رزیلہ تحریر کئے جاتے ہیں قرآن وحدیث سبقوں کے دوران ان پر توجہ دیں۔

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا

الْصِّفَاتُ الْحَمِيدَةُ

الْإِسْلَامُ ☆ الْإِحْسَانُ ☆ الْإِخْلَاصُ ☆ الْأَدَبُ ☆ إِذْخَالُ السُّرُورِ فِي  
قَلْبِ الْمُؤْمِنِ ☆ الْإِسْتِخَارَةُ ☆ الْإِسْتِعَاذَةُ ☆ الْإِسْتِغْفَارُ ☆ الْإِسْتِقَامَةُ ☆ الْأُسُوءَةُ  
الْحَسَنَةُ ☆ الْإِصْلَاحُ ☆ الْإِعْتِصَامُ ☆ أَكْلُ الطَّيِّبَاتِ ☆ الْأَلْفَةُ ☆ الْأَمَانَةُ ☆  
الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ ☆ الْإِنَابَةُ ☆ الْإِنْدَارُ ☆ الْإِنْصَافُ ☆  
الْإِنْفَاقُ ☆ الْإِيْتَارُ ☆ الْإِيْمَانُ ☆ بُرُّ الْوَالِدَيْنِ ☆ الْبَشَاشَةُ ☆ الْبَصِيرَةُ ☆ الْفِرَاسَةُ  
☆ الْبِكَاءُ ☆ التَّامُّلُ ☆ التَّائِبُ ☆ التَّبَتُّلُ ☆ التَّبَلُّغُ ☆ التَّبَيُّنُ ☆ التَّدَبُّرُ ☆  
تَذَكُّرُ الْمَوْتِ ☆ التَّذَكُّيرُ ☆ التَّسْبِيحُ ☆ التَّعَاوُنُ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى ☆ تَعْظِيمُ

الشَّعَائِرِ ☆ التَّفَاوُلُ ☆ تَفْرِيجُ الْكُرْبَاتِ ☆ التَّفَكُّرُ ☆ التَّقْوَى ☆ التَّكْبِيرُ ☆ تَكْرِيمُ  
 الْإِنْسَانِ ☆ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ ☆ التَّنَاصُرُ ☆ التَّوَاضُّعُ ☆ التَّوْبَةُ ☆ التَّوَسُّطُ ☆ التَّوَكُّلُ  
 ☆ التَّيَسُّيرُ ☆ التَّيَمُّنُ ☆ الثَّبَاتُ ☆ جِهَادُ الْأَعْدَاءِ ☆ الْجُودُ ☆ الْجَنَّةُ ☆ الْحِجَابُ  
 ☆ الْحِجُّ وَالْعُمْرَةُ ☆ الْحَذَرُ ☆ حُسْنُ الْخَلْقِ ☆ حُسْنُ الظَّنِّ ☆ حُسْنُ الْمَعَاشِرِ  
 ☆ حُسْنُ الْمُعَامَلَةِ ☆ حِفْظُ الْإِيمَانِ ☆ حِفْظُ الْفَرْجِ ☆ حَقُّ الْجَارِ ☆ الْحِكْمَةُ ☆ الْحِلْمُ  
 ☆ الْحَمْدُ ☆ الْحَيَاءُ ☆ الْخُشُوعُ ☆ الْحَشْيَةُ ☆ خَفْضُ الصَّوْتِ ☆ الْخَوْفُ ☆ اللُّدْعَاءُ  
 ☆ الدَّعْوَةُ إِلَى اللَّهِ ☆ الدِّكْرُ ☆ الرَّافَةُ ☆ الرَّجَاءُ ☆ الرَّحْمَةُ ☆ الرِّضَاءُ ☆ الرَّعْبَةُ  
 ☆ التَّرْعِيبُ ☆ الرِّفْقُ ☆ الزَّكَاةُ ☆ الزُّهْدُ ☆ السِّتْرُ ☆ السَّخَاءُ ☆ السَّكِينَةُ ☆  
 السَّمَاخَةُ ☆ الشُّجَاعَةُ ☆ الشِّفَاعَةُ ☆ الشَّفَقَةُ ☆ الشُّكْرُ ☆ الشُّورَى ☆  
 الصَّبْرُ وَالْمُصَابَرَةُ ☆ الصِّدْقُ ☆ الصَّدَقَةُ ☆ الصَّلَاةُ ☆ الصَّلَاحُ ☆ صَلَوةُ الرَّحْمِ ☆  
 الصَّمْتُ وَحِفْظُ اللِّسَانِ ☆ الصَّوْمُ ☆ الضَّرَاعَةُ وَالتَّضَرُّعُ ☆ الطَّاعَةُ ☆ طَلَاقَةُ الْوَجْهِ  
 ☆ الطَّهَارَةُ ☆ الْعِبَادَةُ ☆ الْعَدْلُ وَالْمُسَاوَاةُ ☆ الْعِزَّةُ ☆ الْعِفَّةُ ☆ الْعَفْوُ وَالْغُفْرَانُ  
 ☆ الْعِلْمُ ☆ غُلُوُّ الْهَمَّةِ ☆ عِيَادَةُ الْمَرِيضِ ☆ غَضُّ الْبَصَرِ ☆ الْغِيْرَةُ ☆ الْفَرَارُ إِلَى  
 اللَّهِ ☆ الْفِطْنَةُ ☆ الْقِسْطُ ☆ الْقِصَاصُ ☆ الْقِنَاعَةُ ☆ قُوَّةُ الْإِرَادَةِ ☆ كَتْمَانُ  
 السِّرِّ ☆ الْكِرْمُ ☆ كَظْمُ الْغَيْظِ ☆ كِفَالَةُ الْيَتِيمِ ☆ الْكَلَمُ الطَّيِّبُ ☆ الْلَيْنُ  
 ☆ الْمُحِبَّةُ ☆ الْمُرَاقَبَةُ ☆ الْمُسَارَعَةُ فِي الْخَيْرَاتِ ☆ مَعْرِفَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 ☆ الْمُوَاسَاةُ ☆ النَّزَاهَةُ ☆ النَّشَاطُ ☆ النَّصِيحَةُ وَالتَّوَاصِي ☆ النَّظَامُ ☆ النَّظَرُ  
 وَالتَّبَصُّرُ ☆ الْهَجْرَةُ ☆ الْوَرَعُ ☆ الْوَفَاءُ ☆ الْوَقَارُ ☆ الْوَقَايَةُ ☆ الْوَلَاءُ وَالْبِرَاءُ ☆  
 الْيَقِظَةُ ☆ الْيَقِينُ ☆ الْبَدَاءَةُ

### الْصِّفَاتُ الْمَذْمُومَةُ

☆ الْإِبْدَاعُ ☆ الْإِجْرَامُ ☆ الْإِخْتِگَارُ ☆ الْأَذَى ☆ الْإِسْتِهْزَاءُ



☆ الْإِسْرَافُ ☆ إِطْلَاقُ الْبَصَرِ ☆ أَفْشَاءُ السَّرِّ ☆ الْإِفْكَ ☆ أَكُلُ الْحَرَامِ  
 ☆ الْإِلْحَادُ ☆ الْأَمْرُ بِالْمُنْكَرِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمَعْرُوفِ ☆ الْإِنْتِقَامُ ☆ الْإِهْمَالُ ☆ الْبُخْلُ  
 ☆ الْبِدَاذَةُ ☆ الْبَطْرُ ☆ الْبُهْتَانُ ☆ الْبَيْدِيرُ ☆ التَّخَلُّفُ عَنِ الْجِهَادِ ☆ التَّطَفُّفُ ☆ التَّعَاوُنُ عَلَى  
 الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ☆ التَّعْسِيرُ ☆ التَّكْبُرُ ☆ التَّكَاثُرُ ☆ التَّكَلُّفُ ☆ التَّنَازُعُ ☆ الْجُبْنُ ☆  
 الْجِدَالُ وَالْمِرَاءُ ☆ الْجَزَعُ ☆ الْجَفَاءُ ☆ الْخُبْثُ ☆ الرِّبَا ☆ الرِّشْوَةُ  
 ☆ الرِّيَاءُ ☆ السِّحْرُ ☆ السُّخْرِيَّةُ ☆ السَّرِيقَةُ ☆ سُوءُ الْخَلْقِ ☆ الشَّمَاتَةُ ☆ شَهَادَةُ  
 الزُّورِ ☆ صِغَرُ الْهَمَّةِ ☆ الطُّغْيَانُ ☆ الطَّمَعُ ☆ طَوْلُ الْأَمْلِ ☆ الظُّلْمُ ☆ عُقُوقُ  
 الْوَالِدَيْنِ ☆ الْعَصَبُ ☆ الْغَفْلَةُ ☆ الْعُلُوقُ ☆ الْغِيْبَةُ ☆ الْفُحْشُ ☆ الْفَضْحُ  
 ☆ الْقَتْلُ ☆ الْقَذْفُ ☆ الْقَنُوطُ ☆ الْكِبَرُ وَالْعُجْبُ ☆ الْكِبْرُ وَاللُّعْبُ ☆ الْمُجَاهَرَةُ  
 بِالْمَعْصِيَةِ ☆ الْمَكْرُ وَالْكِدُّ ☆ الْمَنُ ☆ مَوَالَاةُ الْكُفَّارِ ☆ الْمَيْسَرُ  
 ☆ النِّفَاقُ ☆ النَّمِيمَةُ ☆ الْهَجْرُ ☆ الْوَهْنُ ☆ الْيَأْسُ ☆ خَوْفُ  
 الْفَقْرِ ☆ الْحَقْدُ ☆ سَخَطُ الْمَقْدُورِ ☆ الْحَسَدُ ☆ الْغِلُّ ☆ الْغَشُّ ☆ حُبُّ  
 الثَّنَاءِ ☆ الْمُدَاهِنَةُ ☆ الْكِبَرُ ☆ الْعُجْبُ ☆ حُبُّ كَثْرَةِ  
 الْكَلَامِ ☆ الرِّيَاءُ ☆ الْعَصَبُ ☆ الْعَدَاوَةُ ☆ الْبَغْضَاءُ ☆ الْمَكْرُ ☆ الْخِيَانَةُ  
 ☆ الطَّمَعُ ☆ الْمُخَادَعَةُ ☆ الْبُخْلُ ☆ الرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا ☆ طَوْلُ  
 الْأَمْلِ ☆ قَسْوَةُ الْقَلْبِ ☆ تَعْظِيمُ الْغِيَاءِ ☆ الْمُبَاهَاةُ ☆ الْإِسْتِكْبَارُ عَنِ  
 الْحَقِّ ☆ الْإِسْتِهَانَةُ بِالْفُقَرَاءِ ☆ الْفَخْرُ ☆ الْخِيَلَاءُ ☆ الْعُجْلَةُ ☆ قَلَّةُ الرَّحْمَةِ ☆ قَلَّةُ  
 الْحَيَاءِ ☆ الْخَوْضُ فِي مَا لَا يَعْنِي ☆ التَّزَيُّنُ لِلْخَلْقِ ☆ حُبُّ طَوْلِ الْبَقَاءِ فِي  
 الدُّنْيَا ☆ الْأَشْتِغَالُ بِعُيُوبِ النَّاسِ ☆ زَوَالُ الْحُزْنِ مِنَ الْقَلْبِ ☆ خُرُوجُ الْخَشْيَةِ  
 مِنَ الْقَلْبِ ☆ شِدَّةُ الْإِنْتِصَارِ لِلنَّفْسِ إِذَا نَالَهَا الدَّلِيلُ ☆ ضَعْفُ الْإِنْتِصَارِ

لِّلْحَقِّ ۖ اِتَّخَذُ اِخْوَانِ الْعَالَمِيَّةِ عَلَى عِدَاوَةِ السِّرِّ ۖ اَلْاَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ فِي سَلْبِ  
مَا اَعْطٰى ۖ اِلَّا تَكَاُلٌ عَلَى الطَّاعَةِ ۖ اَلْاَنْسُ بِالْمَخْلُوْقِيْنَ ۖ اَلْجَفَاءُ ۖ اَلْفَرْحُ  
بِالدُّنْيَا اَلْاَسْفُ بِفَوْتِ الدُّنْيَا.

**فائدہ:** مذکورہ صفات حمیدہ پر غور کریں تو بہت سارے صفات حمیدہ وہ ہیں جو عمومی طور پر آج  
عوام تو عوام خواص میں بھی نہیں پائے جاتے حالانکہ ان میں سے بہت سارے صفات حمیدہ کا  
حصول فرض کے درجے میں ہے اسی طرح مذکورہ صفات مذمومہ میں سے بہت سارے صفات  
مذمومہ آج خواص میں پائے جاتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ قرآن وحدیث اور فقہ کے اندر ان  
صفات حمیدہ اور صفات مذمومہ پر عمومی طور پر کوئی بحث نہیں کی جاتی اس وقت قرآن وحدیث کی جو  
تفاسیر اور شروحات موجود ہیں ان میں بھی عمومی طور پر ان صفات حمیدہ اور صفات مذمومہ پر کوئی  
خاص بحث نظر نہیں آتی اس لیے علماء اور عالماں سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ ان صفات حمیدہ اور  
صفات مذمومہ پر خصوصی توجہ دیں امام غزالیؒ کی کتاب احیاء العلوم کے بعض کتابیں نصاب میں  
خصوصی طور پر شامل کی جائیں اگر یہ کتابیں مکمل طور پر نہ پڑھائی جائیں تو ان کے منتخبات پڑھا  
دیے جائیں مثلاً کتاب الذیۃ والاخلاص، کتاب المراقبہ، کتاب التفکر، کتاب آفات اللسان، کتاب  
ذم الغضب والحقہد والحسد، کتاب ذم الدنیا، کتاب ذم النخل وذم حب المال، کتاب ذم الجباء  
والریاء، کتاب ذم الکبر والعجب، کتاب الصبر والشکر، کتاب الفکر والزہد، کتاب الرقاق اسی طرح  
کے اور کتابوں کے منتخبات پڑھائے جاسکتے ہیں اور دیگر تزکیہ کی کتابوں سے استفادہ کیا جاسکتا ہے  
مثلاً کتاب الداء والدواء کا حصہ گناہوں کے نقصانات بہت خصوصیت کا حامل ہے اسی طرح تنبیہ  
الغافلین ودیگر تزکیہ کی کتب سے استفادہ کیا جاسکتا ہے ہم نے جامعہ حفصہ اور اس کی شاخوں کے  
نصاب میں تبدیلی کر کے تزکیہ کی کتب شامل کی ہیں۔

☆..... بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ ہمارا نصاب پہلے ہی بہت لمبا ہے ہمارے پاس وقت ہی نہیں  
ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کچھ کتابیں کم کی جاسکتی ہیں مثلاً منطق کی ایک یا دو ہی کتابیں پڑھادی

جائیں اصول فقہ کی دو ہی کتابیں پڑھادی جائیں اور ان کو بھی دوسرے مذاہب کے تقابل کے ساتھ نہ پڑھائیں پہلے اپنے اصول فقہ پر مہارت تامہ حاصل ہو جائے تو دوسرے مذاہب کی اصول فقہ کے تقابل کے ساتھ اصول فقہ کو پڑھایا جاسکتا ہے ایسے ہی اپنی فقہ پڑھائیں جنہوں نے دوسری فقہ پڑھنی ہے یا تقابل کے ساتھ فقہاؤں کو پڑھنا ہے وہ فراغت کے بعد پڑھ لیں۔

☆..... قرآن مجید کو خصوصی توجہ دیں قرآن مجید رشد و ہدایت کا سمندر ہے اس سمندر سے رشد و ہدایت کے موتی نکالنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں اس لیے ترجمہ قرآن کا سبق اس عالم کا دیا جائے جو مدرسہ اور جامعہ کے اندر علم فضل تقویٰ، طہارت، میں سب سے اعلیٰ و ارفع ہو جس طرح ہم شیخ الحدیث کا اہتمام کرتے ہیں اس سے کئی زیادہ شیخ القرآن کا اہتمام ہو۔

☆..... بندہ کی رائے یہ ہے کہ بخاری شریف مختصر پڑھائی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا اس لیے کہ اس وقت جو بخاری شریف پڑھائی جا رہی ہے اس میں بہت سا راقبت امام بخاری کے تراجم پر صرف کیا جاتا ہے ایسے ہی ان کا موقف بیان کرنے پر صرف کیا جاتا ہے اور قال بعض الناس مرجعہ، جریہ، قدریہ، معتزلہ، خوارج، کی بحثوں پر بہت سا راقبت صرف ہوتا ہے ایسے ہی ایمان مرکب ہے یا بسیط ایمان میں کمی زیادتی ہوتی ہے یا نہیں یقیناً یہ باتیں علمی ہیں لیکن امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ علم الاہم فالاہم کے ضابطے پر حاصل کرنا چاہیے پہلے ان علوم کو حاصل کیا جائے جن کی زیادہ ضرورت ہے اس وقت ہمارے طلباء اور طالبات کو احادیث کا ترجمہ نہیں جانتے انہیں احادیث یاد نہیں وہ اخلاق حمیدہ اور اخلاق رزیلہ جن کا حصول یا بچنا اکثر مقامات پر فرض کے درجے پر ہے ان سے واقف نہیں اس لیے مناسب ہوگا کہ مختصر بخاری شریف اور مسلم شریف پڑھائی جائے اور قدیم اس قیل قلنا سے بچا جائے جس کی معاشرے میں آج اتنی ضرورت نہیں حدیث کے پڑھائے ہوئے زیادہ توجہ آپ ﷺ کے الفاظ کو ہو اور اس کے اندر سے جو رشد و ہدایت کے موتی نکلتے ہیں ان کے بتلانے پر ہو۔

☆..... مدرسے اور جامعہ میں صبح پندرہ بیس منٹ کی اجتماعی کلاس قبل از وقت ہو جس میں تھوڑی

دیر کوئی اچھے قاری سے تلاوت کروائیں مشق اور حد میں اور پھر پانچ دس منٹ عربی یا اردو میں کسی قرآن کی آیت یا حدیث پر بیان ہو جائے۔

☆..... ابن حجرؒ کی کتاب منہبات بہت ہی پیاری کتاب ہے اس کو درسا پڑھانے کا اہتمام کریں ایسے ہی خطبات منبر یہ شیخ صالحؒ کی اس کو پڑھانے کا اہتمام کریں امام غزالیؒ کی کتاب احیاء العلوم کے کچھ حصے جزوی طور پر پڑھانے کا اہتمام کریں مثلاً کتاب الزہد کتاب آفت اللسان، وغیرہ۔

☆..... آپ ﷺ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے عظیم حکمت عطا فرمائی تھی اگر آج ہم مدارس میں جہاں حدیث میں کتاب الطب آیا وہاں تھوڑے سے اہتمام کے ساتھ طب نبویؐ کو پڑھادیں اور اس کے ساتھ چند اور کتابیں مثلاً سبزیوں پھلوں سے علاج، علاج بالغذاء، تاکہ طلباء اور طالبات چھوٹے چھوٹے امراض میں ڈاکٹروں اور طبیعوں کے محتاج نہ ہوں۔

☆..... ابتدائیہ اور متوسطہ میں سائنس اس طرح پڑھائیں کہ سائنس کو اللہ تبارک و تعالیٰ سے جوڑیں سائنس تو نام ہی اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمتوں اور قدرتوں کے آشکارا کرنے کا ہے لیکن افسوس اس وقت ہمارے ملک میں جتنی سائنس کی کتابیں پڑھائی جا رہی ہیں اور دس دس جلدوں میں کئی کتابیں سائنس پر شائع ہوئی ہیں اس پر کہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر نہیں ملتا بلکہ ہر جگہ ڈارون کی باطل سوچ نظر آتی ہے اس لیے اساتذہ اور استانیوں یہ کوشش کریں کہ جب سائنس کو پڑھائیں تو اس سائنس کو اس طرح کاپیوں میں لکھوائیں کہ ہر چیز کا تعلق اللہ تبارک و تعالیٰ سے جڑے مثلاً پانی کا بیان آئے تو پانی کے بارے میں بتائیں کہ پانی کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عظمت سے تخلیق کیا، سمندروں میں پانی کے ذخائر اللہ تبارک و تعالیٰ نے رکھے، بادلوں میں پانی اللہ تبارک و تعالیٰ پہنچاتے ہیں کھارے پانی کو اللہ تبارک و تعالیٰ میٹھا بناتے ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ نے پانی کو فلاں فلاں گیسوں کے مجموعے سے تخلیق کیا اور اس میں ایک ایسا معجزانہ تناسب رکھا کہ اگر ذرا برابر اس تناسب میں فرق آجائے تو پانی میں آگ لگ جائے ایسے ہی جہاں جانوروں، پرندوں، درختوں، فصلوں، پہاڑوں، تو وہاں قرآن کی طرف رجوع کر کے اور خوب فکر کے ساتھ

ان چیزوں کا تعلق اللہ سے جوڑیں اس کے لیے میری کتاب اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نعمتیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نشانیاں اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆..... معاشرتی علوم میں معاشرے کے وہ علوم پڑھائے جائیں جو دین و دنیا بنانے والے ہیں اور یہ سارے علوم قرآن و حدیث میں موجود ہیں اس لیے معاشرتی علوم کو نئی ترتیب دیں۔

☆..... مدرسے اور جامعہ میں آنے والے طلباء و طالبات جو بالکل ان پڑھ ہوں ان کو بھی کسی نہ کسی درجے میں داخلہ دیں ہمارے جامعہ حفصہ میں سینکڑوں وہ طالبات جو بالکل ان پڑھ ہوتی ہیں انہیں بھی داخلہ دے دیا جاتا ہے اور روضۃ الاطفال انہیں کے لیے کھولا گیا ہے۔

☆..... طلباء و طالبات کو انتظامی امور بھی پڑھائیں جائیں اس لیے کہ ہر عالم اور عالمہ نے نگران بننا ہے چاہے وہ درس گاہ کا نگران ہو چاہے وہ مدرسہ کا نگران ہو چاہے وہ گھر کا نگران ہو اس لیے انہیں انتظامی امور سے واقفیت ہونی چاہیے اور جہاں مسائل پیدا ہوں ان کو شرعی بنیادوں پر حل کرنے کا طریقہ آنا چاہیے اس لیے بندہ کی رائے میں مدارس میں الادارۃ والسیاستہ پڑھائی جانی چاہیے بنین میں قطبی کو ختم کر کے اس کی جگہ یہ پڑھائیں انشاء اللہ سو گنا اس سے زیادہ فائدہ اس کتاب میں ہوگا تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

☆..... طلباء اور طالبات کو نقشہ بنانا سیکھائیں گھر مدرسہ، جامعہ، مسجد، الماری، ڈیسک، کا نقشہ بنانا ہر طالب اور طالبہ کو آتا ہو اور تعمیرات کی بنیادی اصولوں سے ہر عالم اور عالمہ کو واقف ہونا چاہیے کبھی کبھی کسی ماہر فن کو بلا کر ان موضوعات پر بھی طلباء کے سامنے بیان کروانا چاہیے۔

☆..... طلباء اور طالبات کو بہادری اور شجاعت کا درس دینا چاہیے اور ظالم کے سامنے ڈٹنے کے فضائل پڑھانے چاہیے آج ظلم معاشرے کے ہر حصے میں پھیل چکا لیکن ظلم کے سامنے ڈٹنے والے لوگ بہت کم ہو گئے جہاد صرف کفار سے ہی نہیں جہاد ظالموں جابروں، شیطان صفت انسانوں سے بھی ہوتا ہے جو معاشرے میں آج ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔

☆..... طلباء اور طالبات کو مضمون لکھوانے کا اہتمام کریں مثلاً ان کو جمعرات کو کہیں کہ کسی بھی نبی

صحابی، بزرگ، کی سیرت پر یا اخلاق حمیدہ یا اخلاق رزیلہ پر پانچ سے دس صفحات لکھ کر لائیں جو اچھا لکھ کر لائے گا اس کو انعام دیا جائے گا۔ اس طرح انشاء اللہ طلباء اور طالبات میں مضمون نگاری کا شوق پیدا ہوگا اور کوشش کر کے مدرسہ میں دو تین پیریڈ مضمون نگاری کے رکھے جائیں تو بہت اچھا ہوگا۔

☆..... طلباء اور طالبات کو منتخب آیات اور منتخب احادیث یاد کروائیں خصوصی طور پر اخلاق حمیدہ اور اخلاق رزیلہ پر ہر سال طلباء اور طالبات کے نصاب میں رکھیں کہ وہ تین سوتا ایک ہزار احادیث یاد کریں گے اور ابتدائیہ کے درجات میں سوتا تین سوا حدیث یاد کریں گے۔

☆..... فقہ کی کتابیں جتنی بھی ہمارے مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں ان تمام کتابوں میں اقوال مرجوحہ موجود ہیں غیر مفتی بہ اقوال موجود ہیں اس لیے استاد اور طالب علم دونوں ہی کو یہ مشکل ہوتی ہے کہ جو مسئلہ کتاب میں لکھا ہے کہ یہ مسئلہ وہ آگے بتلا سکتے ہیں کہ نہیں تو وہ اس بارے میں مذہب ہوتے ہیں کہ کہیں یہ قول مرجوح اور غیر مفتی بہ نہ ہو تو اس سلسلے میں میری عرض ہے کہ علماء کرام تھوڑی سی محنت کر کے ان فقہ کی کتابوں کو اس طرح مرتب کریں کہ اس میں تمام مفتی بہ اقوال اور رائج اقوال موجود ہوں اور زیادہ شوافع، حنابلہ وغیرہ کے ساتھ اختلافی مسائل نہ ہوں اس لیے کہ پرانے علماء کو اپنی فقہ پر مکمل عبور ہوتا تھا اس لیے وہ دوسری فقہاءوں کے ساتھ تقابل کے ساتھ اپنے فقہ کو پڑھتے ہمارے طلباء اور طالبات اپنی فقہ پر ہی عبور حاصل نہیں کر پاتے اور دوسری فقہ ساتھ ملانے سے اور زیادہ مشکل میں پڑ جاتے ہیں۔

☆..... کوشش کریں کہ تزکیہ کی چند کتب ضرور طلباء کو پڑھائیں مثلاً احیاء العلوم کے کچھ حصے تنبیہ الغافلین مکاشفۃ القلوب، الداء والدواء، اسماء الحسنی، اگر مستقل نہ پڑھا سکیں تو جزوی طور پر غیر وفاقی درجات میں اور کتابوں کے ساتھ ضمنی طور پر ہی پڑھا دیں اور باقاعدہ ان کا امتحان لیں۔ ایک بات ذہن میں رہے کہ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ تزکیہ کی ان کتابوں میں بعض احادیث ضعیفہ یا موضوع حدیثیں موجود ہیں تو گزارش ہے کہ فضائل میں تو احادیث ضعیفہ کو امت میں جائز

مانا ہے اور پھر اس حدیث سے بعض اوقات بہت سارے حکیمانہ پہلو نکلتے ہیں تو جہاں ہم سلف کے اقوال حکیمانہ پڑھا دیتے ہیں تو آپ ﷺ کے اقوال پڑھانے میں کیا حرج ہے جب کہ اس کے اندر عجیب و غریب حکمتیں موجود ہیں اور موضوع روایت اگر تحقیق کے بعد ثابت ہو جائے تو بتلا دیں کہ یہ موضوع ہے بعض اوقات بعض حضرات نے حدیث کے نہ ملنے پر اس کو موضوع قرار دے دیا کہ وہ ان کو نہ ملی جب کہ بعض دوسرے بڑے بزرگوں نے اس کو نقل کیا ہے تو ممکن ہے وہ دوسرے بزرگوں کو ملی ہو اور جو موضوع کہہ رہا ہے اس کو نہ ملی ہو بہر حال اس وقت بہت ضرورت ہے کہ صفات حمیدہ اور صفات مذمومہ جن کا جاننا اور عمل کرنا بعض اوقات فرض کے درجے میں ہے ان کو اہتمام سے پڑھایا جائے۔

تزکیہ کے لیے تمام اساتذہ اور معلمات صبح یا شام کو پندرہ سے بیس منٹ نکال لیں اور اس میں کوئی ایک استاد اور اسی طرح ایک استانی تزکیہ کی کوئی کتاب پڑھ کر سنائے باقی سنیں پھر دوسرے دن کوئی دوسرے استاد سنائیں اس کے لیے چند کتابیں موضوع رہیں گی منتخبات، احیاء العلوم، تنبیہ الغافلین، الداء والدواء، الخطب المنبرية، شیخ صالح بن فوزان۔

الخطب المنبرية، شیخ صالح بن فوزان کی ایک بہترین کتاب ہے بندہ کی رائے میں اس کو طلباء اور طالبات کو درسا پڑھانا چاہیے انشاء اللہ طلباء اور طالبات کو اس سے عربی خطبے بھی آئیں گے مختلف موضوعات پر قرآن وحدیث کی آیات اور احادیث کا بھی علم ہوگا دنیا کے جدید مسائل کا بھی علم ہوگا اس کے ساتھ شیخ نے صفات حمیدہ اور صفات مذمومہ پر بہت ہی پیاری مرتب بحثیں کی ہیں جو اس لائق ہیں کہ ان کو درسا پڑھایا جائے یہ اور بات ہے کہ بعض مقامات پر شیخ نے بعض مسائل میں اپنی ذاتی رائے پیش کی ہو تو وہاں پر وضاحت کی جاسکتی ہے لیکن صرف اس بات کو بنیاد بنا کر اس کتاب سے استفادہ سے پہلو تہی کرنا مناسب نہ ہوگا بہت ساری دیگر کتابوں میں مصنف کی رائے ہم سے مختلف ہوتی ہے لیکن ہم ان کتابوں کو ان کے مجموعی فوائد کی وجہ سے پڑھاتے ہیں۔

اساتذہ اور استانیوں سے یہ بھی گزارش ہے کہ شیخ محمد علی صابونی کی کتاب الشرح المیسر لصیح البخاری بہت ہی پیاری شرح ہے اس میں مروجہ قیل وقلنا سے ہٹ کر احادیث کو توجہ دی گئی ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم احادیث کے پڑھانے میں اسی طرز کو اختیار کریں آج کل عمومی طور پر احادیث کو توجہ کم دی جاتی ہے زیادہ وقت خارجی بحثوں میں گزر جاتا ہے طلباء طالبات صرف کاپیاں دیکھ کر امتحان دیتے ہیں اس لیے کوشش کریں کہ زیادہ توجہ احادیث کو ملے۔

آخر میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ دعاؤں کا اہتمام کریں اس کے لیے مناجات مقبول اور درود شریف، استغفار، لاحول ولا قوۃ الا باللہ، سبحان اللہ و بحمدہ سبحان العظیم کی ایک ایک تسبیح روزانہ پڑھ لیا کریں۔

.....☆☆☆.....

محمد طیب بیرین ۲۱ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ